سوال

کیا غسل جنابت سے قبل عورت کے لیے گھر میں عادتاکیے جانے والے کام کرنے جائز ہیں مثلا کھانا پکانا، اور بچوں کی دیکھ بھال وغیرہ ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جنبی کے لیے نماز، طواف، اور مسجد میں ٹھرنا اور قرآن مجید کی تلاوت اور اسے پکڑنا حرام ہے، لیکن اس کے علاوہ باقی کام کرنے جائز ہیں ۔

لھذا عورت پر کوئی حرج نہیں کہ وہ جنبی حالت میں کھانا تیار کرلے یا پھر گھر کے دوسرے کام کاج پٹانے بھی جائز ہیں اور اسی طرح بچوں کی دیکھ بھال بھی کرسکتی ہے اس کی کئی ایک دلیل موجود ہیں :

ا- ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک راستے میں ملے تومیں جنبی حالت میں تھا اس لیے وہاں سے کھسک گیا اور جا کر غسل کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوھریرہ رضی اللہ تعالی کہاں تھے ؟

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں میں نے کہا : میں جنبی تھا اس لیے میں نے ناپسند کیا کہ ناپاکی کی حالت میں آپ کے ساتھ بیٹھوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : سبحان اللہ، مسلمان تو نجس نہیں ہوتا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (279) صحیح مسلم حدیث نمبر (371) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں :

اس میں اس کا جواز پایا جاتا ہے کہ غسل جنابت کو اس کے واجب ہونے کے اول وقت میں تاخیر کی جاسکتی ہے ۔ ۔ ۔ اور اس کا بھی جواز ہے کہ جنبی شخص اپنی ضروریات پوری کرسکتا ہے ۔

دیکھیں فتح الباری لابن حجر (391/1) ۔

لیکن افضل یہ ہے کہ جنبی شخص کو غسل جنابت میں جلدی کرنی چاہیے کہ کہیں وہ غسل کرنا بھول ہی نہ جائے، اور اگر کھانے پینے اور سونے سے قبل وہ جنابت کی حالت میں وضوء کرلے تو یہ بہتر اور افضل ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ یہ وضوء کرنا واجب نہیں بلکہ یہ ناپاکی میں کمی کے لیے ہے اور وضوء کرنا مستحب ہے، اس کے بارہ میں کچھ احادیث مروی ہیں :

ا- عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر جنبی حالت میں کھانا یا سونا چاہتے تو نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرتے تھے ۔

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (305) ۔

ب- ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی ایک جنابت کی حالت میں ہی سوسکتا ہے ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا :

جب تم میں سے کوئی وضوء کرلے تو وہ جنبی حالت میں سوسکتا ہے ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (283) صحیح مسلم حدیث نمبر (306) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اس حدیث میں اس بات کا استحباب پایا جاتا ہے کہ جنبی شخص ان سب کاموں کے لیے اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور وضوء کرے ، اور خاص کر جب وہ اپنی دوسری بیوی سے جماع کرنا چاہے جس سے جماع نہیں کیا اس کے لیے اپنے عضو تناسل کو دھونا یقینا مستحب ہے ۔

ہمارے ہاں اس وضوء کے واجب نہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ، امام مالک اور جمہور علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے ۔

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (217/3) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جنبی شخص جب کھانا پینا یا پھر سونا اور دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اس کے لیے وضوء کرنا مستحب ہے ، لیکن بغیر وضوء کیے سونا مکروہ ہے ، اس لیے کہ صحیح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آیا ہم میں کوئی ایک جنبی حالت میں سوسکتا ہے ؟

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ جی ہاں جب وہ نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرلے تو سوسکتا ہے ۔ ۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری لابن تیمیہ (343/21) ۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (6533) کے جواب کا ضرور مطالعہ کریں ۔

واللہ اعلم .

موقع الإسلام سؤال وجواب

20847